



شیخ محمد ابراہیم ذوق

(1788 – 1854)

ذوق کا اصل نام شیخ محمد ابراہیم تھا۔ دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ وہ ایک سپاہی کے بیٹے تھے۔ انھوں نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن اپنی ذہانت اور محنت سے علمی صلاحیت پیدا کر لی تھی۔ وہ شاہ نصیر کے شاگرد اور بہادر شاہ ظفر کے استاد تھے۔ بہادر شاہ ظفر نے انھیں 'ملکِ الشعراء' اور 'خاقانی ہند' کے خطابات دیے۔ ذوق نے کئی اصناف میں اظہار خیال کیا ہے۔ ان کی اصل پیچان قصیدہ نگارکی ہے بالخصوص بہادر شاہ ظفر پر لکھے ہوئے قصائد کا مرتبہ بلند ہے۔ لیکن وہ غزل کے بھی ایک قابل ذکر شاعر ہیں۔

ذوق نے اپنے کلام میں نیا پن پیدا کرنے اور زبان اور محاورے کی صفائی پر خاص توجہ دی ہے۔

غزل

اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے
ہم کیا رہے یہاں، ابھی آئے، ابھی چلے
جو چال ہم چلے سو نہایت بُری چلے
بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے
نازاں نہ ہو خرد پہ، جو ہونا ہے ہو وہی
دانش تری، نہ کچھ مری دانش وری چلے

(شیخ محمد ابراہیم ذوق)

لائی حیات، آئے، قضا لے چلی، چلے
ہو عمر خضر بھی تو کہیں گے بہ وقت مرگ
ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بد قمار
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل گلی چلے

مشق

• معنی یاد کیجیے:

حیات	:	زندگی
قضا	:	موت
عمر خضر	:	مراد بھی عمر
مرگ	:	موت

بساط	:	وہ خانے دار کپڑا جو چوسر یا شطرنج کھیلنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے
بدقمار	:	ناکام جواری
نازاں ہونا	:	ناز کرنا، فخر کرنا
خرد	:	عقل
دانش	:	سمجھ بوجھ
دانش وری	:	ہوشیاری، سمجھداری، زیادہ علم رکھنا

۱۰

اس غزل کے ہر شعر کے آخر میں لفظ ”چلے“ آیا ہے۔ اسے ردیف کہتے ہیں۔
 ”چلے“ ردیف سے یہلے چلی، خوشی، ابھی، بُری اور دل لگی جسے ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں، انھیں قافیہ کہتے ہیں۔

سوچے اور بتائیں:

- | | |
|--|---|
| <p>پہلے شعر میں شاعر کیا بات کہنا چاہتا ہے؟
”ابھی آئے، ابھی چلے“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟</p> <p>دنیا سے دل لگانے کے کیا معنی ہیں؟</p> <p>شاعر نے عقل یر فخر کرنے سے کیوں منع کیا ہے؟</p> | <p>.1</p> <p>.2</p> <p>.3</p> <p>.4</p> |
|--|---|

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متن پر اکٹھیں:

خوبی بہتر مرگ چات

عملی کام:

اس غزل کو ماد کیجھے۔ ☆